اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ /

یوم چہار شنبہ
۸ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۰ ۔ ۲۹ اخاء ۱۳۳۱ ھش ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۵۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کا ٹمپریچر صبح سے بفضلہ نارمل ہے۔ عام طبیعت بھی بہتر رہی۔ البتہ شام کو بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے کمزوری کی شکایت ہوگئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نو جہاز اور بہت سی بادبانی کشتیاں تباہ

منیلا ۲۸ اکتوبر۔ ہفتہ کے روز فلپائن میں جو زوردار طوفان آیا تھا اسمیں نو جہاز۔ بہت سی بادبانی کشتیاں اور مچھلیاں پکڑنے والی کشتیوں کا ایک پورا بیڑا تباہ ہوگیا۔ ۵۰ آدمی ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

”اس محسن نبیؐ پر درود بھیجو جو خداوند رحمان ومنان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں۔ اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو خود تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس اُمی رسولؐ اور نبیؐ پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی سیراب کیا ہے جیسا کہ اس نے اوّلین کو سیراب کیا تھا اور اپنے رنگ میں رنگین اور پاک لوگوں میں داخل کیا تھا“
(اعجاز المسیح صفحہ ۲۳)

سوڈان کے مستقبل کے بارہ میں جنرل نجیب اور عبدالرحمن المہدی کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا

غالباً اس سمجھوتہ کے تحت سوڈان پر برطانیہ مصر اور سوڈان کا مشترکہ اقتدار رہے گا

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج رات یہاں جنرل نجیب کی حکومت اور سر عبدالرحمن المہدی کے وفد کے درمیان سوڈان کے مستقبل کے متعلق ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو رہے ہیں۔ دونوں کے درمیان جو سمجھوتہ طے پایا ہے اس کے تحت غالباً برطانیہ۔ مصر اور سوڈان کا مشترکہ اقتدار رہے گا۔ سر عبدالرحمن المہدی کا وفد اُمہ پارٹی کی نمائندگی کرتا ہے جو سوڈان کی آزادی و خود مختاری کی حامی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مصر کا سوڈان کی ان جماعتوں سے بھی جلد ہی سمجھوتہ ہو جائے گا جو مصر کے ساتھ الحاق کی حامی ہیں۔ ان جماعتوں کے نمائندوں سے جنرل نجیب آج رات ملاقات کر رہے ہیں تاکہ انہیں انتخابات میں شرکت پر آمادہ کیا جا سکے۔

جنرل اسمبلی کے فیصلوں پر عرب ایشیائی گروپ کا اثر بڑھتا جا رہا ہے

نیویارک ۲۸ اگست۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی نے اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کو جنرل اسمبلی کے فیصلوں پر عرب ایشیائی گروپ کے بڑھتے ہوئے اثر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ مشرق وسطے اور دیگر ایشیائی معاملات پر غور کرنے میں اس نئے رجحان کو بھی ملحوظ رکھیں۔ اور قدیم و جدید مفادات میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریں۔

مغربی ممالک اپنی نوآبادیوں کو جنگی مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں

نیویارک ۲۸ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی نگران کونسل روسی نمائندے نے معاہدہ اوقیانوس کے ملکوں کی نوآبادیاتی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ کل اس نے کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا یہ ملک اپنی نوآبادیوں کو جنگی مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں اور ان کے وسائل سے اقتصادی طور پر خود فائدہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نوآبادیوں میں مفلسی بیماری اور جرائم کی کثرت ہے بالخصوص نسلی امتیاز کی پالیسی کے تحت کینیا (۶)

اور مغربی افریقہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ انتہائی طور پر قابل مذمت ہے۔

مصر میں زمینوں کی از سر نو تقسیم کا کام شروع ہو گیا

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ مصر میں زمینوں کی از سر نو تقسیم کا کام شروع ہوگیا ہے۔ کام کا آغاز سابق شاہ فاروق کی زمینوں سے کیا گیا ہے۔ یہ زمینیں ضروری انتظامات مکمل ہونے پر چھوٹے زمینداروں میں تقسیم کردی جائیں گی۔

پاکستان کا خیر سگالی وفد ہفتہ کے روز ترکی کو روانہ ہوگا

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان سے طلبار اور اساتذہ کا ایک خیر سگالی وفد ہفتہ کے روز ترکی روانہ ہوگا۔ وفد میں شریک ہونے کے لئے سندھ اور مشرقی پاکستان کے نمائندے پہلے ہی کراچی پہنچ چکے ہیں۔ آج پنجاب کے نمائندے بھی وہاں پہنچ گئے۔ وفد بیس ممبران پر مشتمل ہوگا۔ اے۔ بی۔ اے حلیم اس کی رہنمائی کریں گے۔

کینیا میں حکومت کی طرف سے اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے پروگرام کا اعلان کر دیا گیا

تعمیر و ترقی اور معاشرتی فلاح و بہبود کے کاموں پر ۷۶ لاکھ ۱۲ ہزار پونڈ خرچ کئے جائیں گے

نیروبی ۲۸ اکتوبر۔ کینیا کے گورنر نے اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے ایک مفصل پروگرام کا اعلان کیا ہے جسے حکومت آئندہ بارہ ماہ میں عملی جامہ پہنانا چاہتی ہے۔ آج انہوں نے قانون ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کینیا اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک یہاں بدامنی اور بے چینی موجود ہے۔ تعمیر و ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ملک میں امن و امان قائم کیا جائے۔ قانون ساز اسمبلی کے اس اجلاس میں سال آئندہ کے بجٹ پر بحث کی جائے گی۔ تعمیر و ترقی کے اس پروگرام میں بتایا گیا ہے کہ مکانات کی تعمیر ہسپتالوں اور سکولوں وغیرہ کے قیام زرعی ترقی اور عام فلاح و بہبود کے مختلف کاموں پر ۷۰ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ خرچ کئے جائیں گے۔ پروگرام میں فوجوں کی تعداد بڑھانے اور زیادہ مضبوط بنانے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ کینیا میں دہشت پسندی کے کچھ اور واقعات ہوئے ہیں نیروبی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک یورپین کاشتکار اور اس کے دو افریقی ملازموں کو قتل کر دیا گیا ہے۔

عراق کے شاہ فیصل کا اسکندریہ میں ورود

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ عراق کے شاہ فیصل دوم آج جب انگلستان سے عراق واپس جاتے ہوئے اسکندریہ پہنچے تو مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے ان کا استقبال کیا۔ وہ اسکندریہ میں ایک روز قیام کرنے کے بعد بغداد جانے کے لئے کل بیروت روانہ ہو جائیں گے۔

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ملتوی کر دی گئی

غالباً بحث اب اس ہفتہ کے آخر میں ہوگی

نیویارک ۲۸ اکتوبر۔ مسئلہ کشمیر پر بحث کرنے کیلئے سلامتی کونسل کا جو اجلاس کل منعقد ہونے والا تھا وہ سردست ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کونسل کے بعض ممبران بحث میں حصہ لینے کے لئے ابھی تیار نہیں ہیں۔ خیال ہے کہ اجلاس اب اس ہفتہ کے آخر میں ہوگا۔

برطانوی ناظم الامور ہفتہ کو تہران سے لنڈن روانہ ہو جائیں گے

تہران ۲۸ اکتوبر۔ ایران میں برطانیہ کے ناظم الامور ہفتہ کو لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔ برطانوی سفارت خانے کے عملہ کی روانگی پہلے ہی شروع ہو چکی ہے اور برطانوی باشندے مختلف پارٹیوں میں لنڈن واپس جانے کے لئے تہران سے بغداد روانہ ہو چکے ہیں۔

سید خلیل الرحمن نے فوجی یونٹوں کا معائنہ کیا

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ محکمہ دفاع کے وزیر مملکت سید خلیل الرحمن نے آج لاہور میں فوجی یونٹوں اور تربیتی اداروں کو دیکھا۔ لاہور کے آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد اعظم ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے فوجیوں کو ڈرل اور مشق کرتے ہوئے دیکھا۔

دریائے ستلج کا قینچی دار پل

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ دریائے ستلج کا قینچی دار پل جو پانی چڑھ آنے کی وجہ سے ہٹا دیا گیا تھا اب پھر اپنی جگہ پر لگا دیا گیا ہے۔ اس پل کی وجہ سے بہاولپور سے ملتان جانے میں قریباً ۱۰ میل کی بچت ہو جاتی ہے۔

(ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی) مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۵۲ء

غرور کا انجام

جنگ بدر کے موقعہ پر بعض بڑے بڑے سردارانِ قریش کی رائے ہوئی۔ کہ لڑائی نہ کی جائے۔ اور واپس ہو جائیں۔ باہم مشورہ کرکے انہوں نے ابوجہل کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ تو وہ سخت برہم ہؤا۔ اور اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔

ابوجہل بظاہر ایسے سنہری موقعہ کو کہاں ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔ اس کے ساتھ قریش کے ایک ہزار منتخب جوانوں کا پورا مسلح لشکر تھا۔ دوسری طرف ایک تہائی سے بھی کم مومنین تھے۔ جن کا حال یہ تھا۔ کہ کسی کے پاس تلوار ہے تو خود نہیں۔ ڈھال ہے تو سواری نہیں۔ اس چڑھائی کا بانی مبانی دراصل ابوجہل ہی تھا۔ ایسے دشمنِ عنید کے لئے بظاہر پورا سامان۔ یقین موجود تھا۔ کہ فتح کفار ہی کی ہوگی۔ اس لئے جہاں تک دنیاوی طاقت کا تعلق ہے۔ ایک تجربہ کار جرنیل کو یہی فیصلہ دینا چاہیئے تھا۔ ابوجہل نے یہی فیصلہ دیا۔ سب کو اس کی بات ماننا پڑی۔ زمین کا فیصلہ یہی ہو سکتا تھا۔ مگر اس بچارے کو کیا خبر تھی۔ کہ آسمان کا فیصلہ کچھ اور ہے۔

دنیا میں بارہا ایسا ہؤا ہے۔ کہ بڑے بڑے لشکر اپنے سے کم تعداد والے لشکروں سے شکست کھا گئے۔ مگر طاقت کا نشہ اندھا ہوتا ہے۔ اور دنیاوی جرنیلوں کے پاس اور ذریعہ بھی کیا ہوتا ہے۔ طاقتور فوج اور سامانِ جنگ ہی ان کا تمام سرمایہ ہوتا ہے۔ اسی نشہ میں ابوجہل چور تھا۔ اکثریت بھی اس کے ساتھ تھی۔ ساز و سامان بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس لئے ابوجہل کے لئے واپس ہو جانے کا خیال نہایت مضحکہ خیز تھا۔ اس نے مشورہ پیش کرنے والوں کی خوب گت بنائی۔ ان پر طعن و طنز کی بوچھاڑ کی۔ ان کے شعلۂ عصبیت کو بھڑکایا۔ غیرت دلائی۔ سب نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

لڑائی ہوئی۔ اور خوب گھمسان کا رن پڑا۔ اس جنگ کا ایک واقعہ فیصلہ کن واقعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ مبارک سے سنیئے:۔

"اسلامی لشکر میں جو چند تجربہ کار جرنیل تھے ان میں سے ایک حضرت عبد الرحمٰن بن عوف بھی تھے۔ جو مکہ کے سرداروں میں سے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میرا خیال تھا۔ کہ آج مجھ پر بہت سی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس خیال سے میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہؤا۔ کہ میرے دائیں بائیں مدینہ کے دو نوجوان لڑکے ہیں۔ تب میرا دل سینہ میں بیٹھ گیا۔ اور میں نے کہا۔ بہادر جرنیل لڑنے کے لئے اس بات کا محتاج ہوتا ہے۔ کہ اس کا دایاں اور بایاں پہلو مضبوط ہوتا۔ کہ وہ دشمن کی صفوں میں دلیری سے گھس سکے۔ لیکن میرے گرد تو مدینہ کے ناتجربہ کار لڑکے ہیں۔ میں آج اپنے فن کا مظاہرہ کس طرح کر سکوں گا۔ ابھی یہ خیال میرے دل میں گذر رہا ہی تھا۔ کہ میرے ایک پہلو میں کھڑے ہوئے لڑکے نے میری پسلی میں کہنی ماری۔ جب میں اس کی طرف متوجہ ہؤا۔ تو اس نے میرے کان میں کہا چچا! ہم نے سنا ہے ابوجہل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ دیا کرتا تھا۔ چچا میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں آج اس کے ساتھ مقابلہ کروں۔ آپ مجھے بتائیں کہ وہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں ابھی میں جواب دینے نہ پایا تھا۔ کہ میرے دوسرے پہلو میں دوسرے ساتھی نے کہنی ماری۔ اور جب میں اسکی طرف متوجہ ہؤا۔ تو اس نے بھی آہستہ سے وہی سوال مجھ سے کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ میں ان کی اس دلیری پر حیران رہ گیا۔ کیونکہ باوجود تجربہ کار سپاہی ہونے کے میں بھی یہ خیال نہیں کرتا تھا۔ کہ لشکر کے کمانڈر پر اکیلا جاکر حملہ کر سکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے ان کے اس سوال پر انگلی اٹھائی اور کہا وہ شخص جو سر سے پیر تک مسلح ہے۔ اور دشمن کی صفوں کے پیچھے کھڑا ہے۔ اور جس کے آگے دو تجربہ کار جرنیل ننگی تلواریں لئے کھڑے ہیں۔ وہی ابوجہل ہے۔ وہ کہتے ہیں ابھی میری انگلی نیچے نہیں گری تھی۔ کہ وہ دونوں لڑکے جس طرح عقاب چڑیا پر حملہ کرتا ہے۔ اس طرح جھپٹتے ہوئے کفار کی صفوں میں گھس گئے۔ ان کا یہ حملہ ایسا اچانک اور ایسا خلاف توقع تھا۔ کہ کسی شخص کی تلوار ان کے خلاف نہ اٹھ سکی۔ اور وہ تیر کی سی تیزی کے ساتھ ابوجہل تک جا پہنچے۔ اس کے پہرہ داروں نے ان پر وار کئے۔ ایک کا وار خالی گیا۔ اور دوسرے کے وار سے ایک نوجوان کا ہاتھ کٹ گیا۔ لیکن دونوں میں سے کسی نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور صرف ابوجہل کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس پر اس زور سے جاکر حملہ کیا۔ کہ وہ زمین پر گر گیا۔ اور پھر انہوں نے اسے نہایت شدید زخمی کر دیا۔ مگر بوجہ تلوار چلانے کا فن نہ جاننے کے اسے قتل نہ کر سکے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۸)

عظیم انسان

چند روز ہوئے۔ ہم نے مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری کے متعلق مولانا غلام رسول صاحب مہر کے ایک مضمون کے تعلق میں عرض کیا تھا۔ کہ

"مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جیسے عظیم انسان کی تحریر کے بعد خاکسار کسی ایسی تحقیقات کو جس کا انحصار محض قیاسات اور حسن ظنی پر ہو۔ ترجیح نہیں دے سکتا۔"

ظاہر ہے۔ کہ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر مولوی محمد جعفر صاحب کی تحریر کو غلط ثابت کرنے کے لئے کوئی ٹھوس شہادت پیش کی جائے۔ اور تحقیقات محض قیاسات اور حسن ظنی پر مبنی نہ ہو۔ تو ہم اپنی رائے بدل لیں گے۔ ورنہ مولوی تھانیسری اتنی عظیم شخصیت ہے۔ کہ ان کو جھٹلانے کے لئے محض ایسی تحقیقات کافی نہیں۔ جو قیاسات اور حسن ظنی پر انحصار رکھتی ہو۔ یہ سیدھا نتیجہ ہے جو ہماری مندرجہ بالا عبارت سے برآمد ہوتا ہے۔ مگر مولوی محمد بہاء الحق صاحب قاسمی احراری نے ہماری اس عبارت کا مطلب یہ سمجھا ہے۔ کہ گویا ہم کہتے ہیں۔ کہ

مولوی محمد جعفر صاحب مرحوم کا ہر بیان صرف اس لئے قابل قبول ہے۔ اور اس کے خلاف تمام دلائل اور تحقیقات صرف اس بناء پر قابل رد ہے۔ کہ وہ ایک "عظیم انسان" تھے۔ (آزاد ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ہمیں امید ہے کہ خود مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی بھی جب غور فرمائیں گے۔ تو اگر انہوں نے احراریوں کی طرح محض دھوکا دینے کے لئے ایسا نہیں کہا۔ تو اس بات کو تسلیم کر لیں گے۔ کہ دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ہم مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری کو ان کے مذہبی اعتقادات کی وجہ سے عظیم انسان نہیں سمجھتے۔ ہم ان کے مجاہدہ کو جو سراسر سید شہید رح کے مسلک کے بھی خلاف تھا۔ ایک بہت بڑی اجتہادی غلطی سمجھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ مسلمانانِ ہند کے لئے سخت خطرناک برآمد ہؤا۔ البتہ ہم ان کو اس لئے عظیم انسان سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو کچھ کیا۔ نیک نیتی سے کیا۔ اور اس کے لئے مالا یطاق اذیتیں سہیں اور اف نہ کی۔

ایک آدمی اجتہادی غلطی کر سکتا ہے۔ باوجود اس کے اپنی شجاعت اور استقامت کی وجہ سے عظیم انسان کہلا سکتا ہے۔ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں پہچانا اور ان کے خلاف لکھا ہے۔ تو یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ لیکن اس وجہ سے ہم ان کو ان خوبیوں سے معرا نہیں قرار دے سکتے۔ جو ان میں تھیں۔ قید فرنگ کی جو اذیتیں انہوں نے سہیں۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ اس وقت اے کلاس یا بی کلاس نہیں تھی۔ بلکہ سی کلاس سے بھی کوئی نیچے درجہ تھا۔ اس پر بھی انہوں نے کمال صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ حالانکہ ان کے سینکڑوں ساتھیوں نے نہ صرف معافی مانگ لی۔ بلکہ خود ان کے خلاف شہادتیں دیں۔ ان خوبیوں کی وجہ سے ایسے شخص کو عظیم انسان نہ کہنا ظلم ہے۔ ایسا شخص اجتہادی غلطی کر سکتا ہے۔ مگر ایک واقعہ کے متعلق عمداً بناوٹی شہادت نہیں دے سکتا۔ اس لئے محض قیاسات اور حسن ظنی سے ان کی شہادت کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے ٹھوس واقعاتی شہادت کی ضرورت ہے۔

قبل از وقت

مصر کے جنرل نجیب کا اونٹ ابھی بیٹھا بھی نہیں۔ کہ پاکستان کے تنگ بند اپنے اپنے خود غرضانہ اور مجہول نقطۂ نظر سے اس کی کروٹ بھی متعین کر چکے ہیں۔ زیادہ تر یہی خیال ہے۔ کہ وہ ایک آمر بننا چاہتا ہے۔ مگر سب سے عجیب ردعمل مودودیوں کا ہے۔ یہ بیچارے جیسا کہ ہم پہلے کئی بار عرض کر چکے ہیں۔ نہ دین کو سمجھتے ہیں۔ نہ سیاست کو اور نہ مزاج کا مذاق سلیم رکھتے ہیں۔ مگر ٹانگ ہر بات میں اڑاتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ مشکل یہ ہے۔ کہ یہ اپنے موقف کا بھی ادراک نہیں رکھتے۔ گویا زبانِ حال سے فرما رہے ہیں۔ ؎

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کوئی اپنی خبر نہیں آتی

مصر کی دو پارٹیوں وفد اور اخوان المسلمین اور جنرل نجیب کے متعلق مودودیوں نے چند گذشتہ دنوں میں جو اظہار خیال فرمایا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ لوگ اس سے بھی زیادہ کوتاہ نظر ہیں۔ جتنا کہ عام طور پر ان کو سمجھا جاتا ہے۔ ابھی خود مصر کے لوگوں کو بھی ادراک نہیں ہو سکا۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ مصر کی مشہور مذہبی پارٹی اخوان المسلمین کچھ ایسے ڈر گئی ہے۔ کہ اس نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔ مگر یہ مودودیئے جو اپنے آپ کو اخوان المسلمین کا حاشیہ بردار سمجھتے ہیں۔ جنرل نجیب کے اس طرح قصیدے پڑھ رہے ہیں۔ جس طرح پرانے زمانے کے شعراء اپنے ممدوح کو چرخ ہفتم سے نیچے ہی نہیں اترنے دیا کرتے تھے۔

مولوی مسعود عالم صاحب ندوی کا ایک مضمون "انقلاب مصر اور اخوان المسلمین" ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۲۸ر اکتوبر) کے تسنیم میں شائع ہؤا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

جنرل نجیب۔ اور مصری انقلاب کے بارے میں اخوان کا مسلک اور موقف نہیں بیان کیا جا سکتا۔ ...مختصر طور پر یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنرل نجیب کی تحریک خالص فوجی تحریک ہے۔ اس کے پیچھے کوئی فکر نہیں ہے۔..............

محمد نجیب کے ہاتھوں بعض بہت اچھے کام انجام پا رہے ہیں۔ لیکن مستقبل میں کیا ہوگا۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جہاں کوئی فکر رہنما نہ ہو۔ وہاں ہر وقت غلطی کا امکان ہے .... اس لئے ہمارے بعض دوستوں کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ کہ مصر کے انقلاب میں اخوان المسلمین کا بڑا حصہ ہے۔ پروگرام وہ بناتی ہے۔ اور اس پر عمل نجیب کرتا ہے۔ "(کوثر ۱۹ر اکتوبر ۵۲ء)

حیرت ہے کہ کوثر نے ایسی بات بلا تحقیق کیسے کہی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور نفس کو پاکیزہ بناتی ہے

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اخبار "پیغام صلح" کے اس بیان کی تردید

کہ

مبایعین نے اپنے عقائد بدل لئے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۵ ر اکتوبر ۵۲ء میں ایک مضمون میاں محمد صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ

"الحمد للہ کہ قادیانی جماعت کے امام جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے آخر کار حضرت صاحب کی نبوت کے عقیدہ سے بہت کچھ رجوع کر لیا ہے۔ اور اب وہ اپنی تحریرات کا وہی مفہوم لیتے ہیں جس کی طرف حضرت امیر مرحوم انہیں دعوت دیتے تھے۔"

مجھے اس عبارت کو پڑھ کر تعجب ہوا۔ اور بے اختیار آنکھوں کے سامنے یہ فقرہ آ گیا کہ سخن فہمی عالم بالا معلوم شد انا للہ وانا الیہ راجعون

تعجب ہے کہ میاں محمد صاحب اخبار میں تو یہ شائع کرتے ہیں کہ میں نے اپنے عقیدے بدل لئے ہیں۔ اور وہی عقائد اختیار کر لئے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب رکھتے تھے۔ مگر مجھے بار بار خط لکھتے ہیں کہ میں اپنے عقائد کی وضاحت کروں۔ تا کہ دنیا میں جو غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے وہ دور ہو جائے۔ اگر میں نے اپنے خیالات کی اصلاح کر لی ہے۔ تو دنیا میں غلط فہمی کونسی رہ گئی ہے۔ باقی رہا یہ کہ میرے متعلق آپ کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ میں نے اپنے عقائد بدل لئے ہیں۔ تو اس وہم کا ازالہ میرے اختیار میں نہیں۔ جو میں نے نہیں لکھا آپ اپنے خطوں میں میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اب اخبار میں بھی شائع کر رہے ہیں۔ اس مرض کا علاج میرے پاس نہیں ہے۔ میرے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہی ہیں جو آپ کی زندگی میں تھے۔ جو آپ کے بعد آج تک رہے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ رہیں گے۔ میں نے جو آخری خط میاں محمد صاحب کو لکھا تھا۔ وہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اس کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔

میرے خط کی عبارت یہ ہے

مکرمی میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ میری تحریر سے کچھ مترشح ہوتا ہے یا نہیں یہ تو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ میں نے تو جو کچھ لکھا تھا سادہ عبارت میں ایک مفہوم ادا کیا تھا۔ اصل میں ایسے مسائل خط و کتابت سے طے نہیں ہوتے۔ یا کتابوں سے یا ملاقاتوں سے یا پھر اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینے سے طے ہوتے ہیں۔ یعنی جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ اب ملاقات یا کتابوں کا مطالعہ بے فائدہ چیز ہے۔

آپ نے میرے ایک حوالہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر کتاب یا اخبار کا نام اور صفحہ وغیرہ درج نہیں کیا۔ آپ نے جو الفاظ لکھے ہیں وہ مجھے یاد نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اخباروں میں اس حوالہ کا ذکر آ چکا ہے۔ یہ درست ہو گا۔ مگر وہ اخبار آپ نے پڑھے ہیں۔ میں نے نہیں پڑھے اس لئے جب تک حوالہ آپ نہ لکھیں میرے لئے اسے دیکھنا مشکل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالوں کو اگر میں نے کسی جگہ منسوخ قرار دیا ہے۔ تو اسی جگہ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ میں نے کونسی چیز منسوخ قرار دی ہے۔ جو چیز منسوخ ہوئی وہ صرف نبوت کی تعریف ہے[1]۔

پس جو بات نبوت کی اس تعریف کے خلاف ہو گی۔ جو ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے فرمائی وہ منسوخ ہو گی۔ اور جو خلاف نہیں ہو گی وہ منسوخ نہیں ہو گی۔ حوالہ جات منسوخ نہیں۔ صرف پہلی تعریف نبوت منسوخ ہے۔ ورنہ ان حوالوں کا مضمون قائم ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے لکھا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا مقام مجددیت اور نبوت کے درمیان ہے۔ میں نے اپنا خط نکال کر پھر پڑھا ہے اس میں تو یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ حضرت صاحب کا مقام مجددیت اور نبوت کے درمیان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شک لکھا ہے۔ کہ امتی نبی کا نام ایک نیا نام ہے۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملا۔ اور یہی ہم کہتے ہیں۔ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔

ہالینڈ میں مسجد ہم بنا رہے ہیں۔ اور نقشہ بن رہا ہے۔ کل ہی اس کا پلین ہالینڈ کے ایک Archetecturist کی طرف سے آیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے آپ کو یہ غلط رپورٹ دی ہے۔ کہ ہم مسجد نہیں بنا رہے۔ والسلام خدا حافظ

خاکسار:- مرزا محمود احمد

اس خط سے ظاہر ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن امتی نبی کوئی ایسا درجہ نہیں۔ جو مجددیت اور نبوت کے درمیان ہو۔ بلکہ امتی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے نبی مانتے آئے ہیں۔ اور اب بھی مانتے ہیں۔ لیکن ہم نے کبھی بھی یہ تسلیم نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئی شریعت لاتے تھے یا انہوں نے کوئی نیا دین نکالا تھا۔ یا انہوں نے کوئی نیا کلمہ بنایا تھا۔ یا انہوں نے کوئی نیا قبلہ تجویز کیا تھا۔ ہمارا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع تھے اور امتی تھے۔ اور آپ کی طرح آپ کی سب جماعت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر قیامت تک ایک ہی امت چلے گی۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو گی۔ مسیح موعودؑ یا اور کوئی مصلح آئے وہ کسی نئی امت کا بانی نہیں ہو گا۔ بلکہ خود امتی ہو گا محمد رسول اللہ کا اور تابع ہو گا نبی مکی کا صلے اللہ علیہ وسلم

پس جو کچھ آپ نے پایا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے پایا۔ اور آپ کی تمام عزت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تھی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے خفیف سے خفیف سرتابی کو بھی آپ کفر سمجھتے تھے۔ بلکہ حقیقتاً یہی عقیدہ تھا اس عقیدہ کی کہ عام مسلمانوں میں اب حقیقت اسلام باقی نہیں رہی۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور تعلیم سے وہ سرتابی کرتے ہیں:

پس جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اور جو ہمیشہ سے میں کہتا چلا آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہدہ نبوت مستقلہ شرعیہ اور مجددیت کے درمیان کا عہدہ ہے۔ لیکن ہے وہ نبوت ہی کی ایک قسم اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ اور ہم نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ایک وقت تھا کہ جماعت غیر مبایعین اس قسم کی بحثوں میں پڑ کر یہ خوشی محسوس کیا کرتی تھی۔ کہ اس قسم کی بحث میں جب مبایعین کو پھنسایا جائے گا تو غیر احمدیوں میں ان کی بدنامی ہو گی۔ لیکن واقعات نے ان کی اس پالیسی کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ باوجود ان حیلوں کے بڑھی ہماری ہی جماعت وہ اسی طرح کے اسی طرح رہے۔ اور اب تو وہ زمانہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس وقت غیر احمدی ہمارے حوالوں سے ناواقف نہیں تھے جب وہ "پیغام صلح" میں وہ حوالے پڑھتے تھے تو بوجہ نیا علم ہونے کے ان کے دلوں میں شبہ پیدا ہوتا تھا۔ اور بعض کے دلوں میں غصہ پیدا ہوتا تھا۔

---

[1] حاشیہ۔ یہ فقرہ جو میں نے لکھا ہے بعینہٖ یہی مضمون حقیقۃ النبوۃ میں بھی بیان ہے۔ چنانچہ اس کے بعض فقرات یہ ہیں۔

بقیہ حاشیہ "یہ تعریفوں کا اختلاف ہی تھا جس کی وجہ سے ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ اپنی نبوت کو جزئی اور ناقص قرار دیتے رہے" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۸)

"خدا تعالیٰ نے کسی پہلے حکم کو بدلا نہیں۔ اور آپ جزوی نبی سے پورے نبی نہیں بنائے گئے۔"

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۸)

"پس اس تعریف نے پہلی تعریف کو بدلا دیا اور ۱۹۰۱ء سے پہلے جس قدر تحریرات سے نبی ہونے سے انکار پایا جاتا تھا۔ ان کے معنے بھی بدل دیئے۔ اور اس کے صرف یہ معنے رہ گئے۔ کہ آپ نے شریعت جدیدہ لانے یا براہ راست نبوت پانے سے انکار کیا ہے"۔

(حقیقۃ النبوۃ صہ ۱۳۲)

اب جماعتِ احرار نے خود مطالعہ کرکے غیر مبایعین سے بھی زیادہ ہمارے حوالے نکال لئے ہیں۔ اور ایک ایک حوالہ کے ساتھ دس دس جھوٹ بھی ملالئے ہیں۔ اب پیغام صلح میں اس قسم کی بحث چھیڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ وہ یہ امید کرسکتے ہیں۔ کہ ہم اس کی تردید کریں گے۔ تو وہ اس کو اچھالیں گے۔ لیکن وہ ہمارے جن حوالوں کو اچھالیں گے۔ ایک ایک حوالے میں دس دس جھوٹ ملاکر احرار اس کو خوب پھیلا چکے ہیں۔ اور ہمارے حوالے بگڑی ہوئی خطرناک صورت میں عوام الناس غیر احمدیوں کے سامنے آچکے ہیں۔ اس لئے اب یہ کھیل پرانا ہوچکا ہے۔ اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم ممنون ہیں عقلمند غیر مبایعین کے کہ انہوں نے موجودہ جھگڑے میں اس بات کو خوب محسوس کیا۔ کہ یہ تلوار صرف مبایعین پر ہی نہیں چل رہی غیر مبایعین پر بھی چل رہی ہے۔ غیر احمدی علماء نے صاف فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ اس بات کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کہ مرزا صاحب مجدد تھے یا نہیں سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب مرتد تھے اور کافر تھے۔ چنانچہ مولوی عبدالحامد صاحب بدیوانی کا خط ناظر صاحب دعوت وتبلیغ کو اس مضمون کا آچکا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

"جناب مرزا صاحب کے دعاوی و بیانات پر نظر رکھنے والے افراد کی آپ حضرات کے بارے میں جو رائے ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ جس شخص نے حضرات انبیاء کرام کی اہانت کی ہو حضرات اہل بیت اطہار سے اپنے مقام کو بڑھایا ہو۔ صفاتِ احدیت کو خود اپنی ذات میں جمع کیا ہو۔ ان کے مجدد یا مسیح موعود ماننے والوں کو بھی ہم قادیانیوں جیسا ہی سمجھتے ہیں"۔

غرض سب عقلمند غیر مبایعین نے سمجھ لیا ہے۔ کہ ان حالات میں تبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑ رہا ہے۔ کسی ایک جماعت پر نہیں پڑ رہا۔ اور مخالفت کسی ایک حصہ کی نہیں بلکہ ساری احمدیت کی ہے۔ اور بقول زمیندار صرف دمشقی اور اندلسی کا فرق ہے۔ ورنہ بات ایک ہی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ عقلمند فرقہ آئندہ بھی اپنے رویہ پر قائم رہے گا۔ ورنہ بہر حال یہ ان کا اپنا کام ہے۔ اگر وہ عقل سے کام لیں گے۔ تو فائدہ اٹھائیں گے نہ لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ کے قانون کی گرفت میں آئیں گے۔

میاں صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم تو یہ خیال کرتے تھے۔ کہ ان کے عقائد میں کچھ فرق آگیا ہے۔ کیونکہ چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حال ہی میں انگلستان سے مجھے رپورٹ بھیجی ہے۔ کہ اب ووکنگ مشن کے ذریعہ سے انگریز احمدی بھی ہونے لگ گئے ہیں۔ گویا وہی تعلیم جس کو پہلے زہر قرار دیا جاتا تھا۔ اب تریاق قرار دے دی گئی ہے۔ چنانچہ ووکنگ مشن کے ذریعہ سے ایک احمدی ہونے والی عورت ہمارے مشن میں بھی آئی۔

اور ہمارے مشنری سے اس نے باتیں کیں۔ پس ہم تو یہ امید رکھ رہے ہیں۔ کہ جلد ہی احمدیت کی تبلیغ ایک ضروری چیز قرار دے دی جائے گی۔ اور غیر مبایعین بھی انگلستان اور امریکہ میں کھلے بندوں احمدیت کی تبلیغ کرنے لگ جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ دونوں فریق کو اس بات کی توفیق دے گا۔ کہ وہ احمدیت کی اشاعت میں حصہ لیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد $\frac{۱}{۵۲}$ ۲۴

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں قبل از نماز ظہر ملک محمود احمد خان صاحب ولد ملک محمد کریم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وہاڑی کا نکاح نسیم نصرت صاحبہ بنت عبدالقیوم خان صاحب مرحوم (برادر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب آف میو ہسپتال) کے ساتھ بعوض ۴ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے کہ میلہ یا جلسہ ہو۔ اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس کی غرض جماعت کے ظاہری انتظام کو درست کرنا ہے اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے . . . . . خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا کوئی معمولی نیکی نہیں بلکہ الٰہی قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہوسکیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مذہبی تفرقہ پردازی سے پاکستان کو ایک عظیم خطرہ درپیش ہے

اس فتنہ کے شعلوں کو بھڑکا کر پاکستان کو بآسانی صفحۂ ہستی سے معدوم کیا جاسکتا ہے

مولانا عبدالمجید سالک کے قلم سے

اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ پاکستان کے باشندوں کی سب سے بڑی کمزوری کیا ہے۔ تو میں بے تکلف جواب دونگا۔ کہ "مذہبی فرقہ آرائی" ہی ایک فتنہ ہے۔ جس کے شعلوں کو بھڑکا کر پاکستان کو بآسانی صفحہ ہستی سے معدوم کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ ملک اسی وقت تک زندہ رہ سکتا ہے جب تک اس کے رہنے والوں میں اتحاد مقصد قائم رہے اور تفرقہ انگیزی کو کھل کھیلنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ پاکستانیوں کو مذہب کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق ہو یا نہ ہو۔ یہ ہر شخص تسلیم کرے گا۔ کہ ان میں مذہب کی حس دوسری مسلمان قوموں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ مگر بعض غرض پرست برادران مذہب نے اس حس کو غلط راستے پر ڈال رکھا ہے۔ سب سے پہلے مناقشہ کا طوفان اٹھا۔ اس کے بعد بعض لوگوں نے جو اس سال سفر حج سے واپس آئے ہیں حکومت عربیہ سعودیہ پر مسجد نبوی کے بعض حصوں کو منہدم کردینے کا الزام عائد کیا۔ حالانکہ حرمین شریفین کی عمارتوں میں بارہا سلاطین عہد نے ترمیمات کیں۔ اور دنیائے اسلام کے کسی حصہ سے بھی کوئی آواز بلند نہ ہوئی۔ اور نہ بلند کرنے کی ضرورت تھی۔ اب یہی ہوگا۔ کہ حکومت سعودیہ اور سلطان ابن سعود کے حامی اور ہم عقیدہ لوگ جواب و دفاع پر آمادہ ہوجائیں گے۔ اور ممکن ہے یہ مناقشہ حنفی وہابی کشمکش کا باعث ہوجائے۔ بعض حلقوں میں شیعہ سنی عقائدی اختلاف کی آگ کو بھی ہوا دی جارہی ہے۔ اہل حدیث اور اہل قرآن کے درمیان مباحثے اور مجادلے بھی ہورہے ہیں۔ خدا جانے ہم لوگ کب تک اس چکر میں گرفتار رہیں گے۔ اور اس مصیبت سے کب ہمارا پیچھا چھوٹے گا۔ اسلامی فرقوں کے درمیان تفرقہ کو روکنے اور انہیں اسلام اور پاکستان کے مقاصد عالیہ پر جمع کرنے کا فریضہ حضرات علمائے کرام ہی بہتر طریق پر انجام دے سکتے تھے۔ لیکن بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ یہی طائفہ مقدسہ مذہبی فرقہ بندی کے شغل میں منہمک ہورہا ہے۔

کیا "جنگ" کے پڑھنے والوں میں سے کوئی صاحب فکر بتائیں گے کہ فرقہ آرائی کا مداوا کس طریق سے کیا جائے۔ اور پاکستان کو اس عظیم خطرے سے کیونکر بچایا جائے۔ جو اسے مذہبی تفرقہ پردازی کی وجہ سے درپیش ہے۔

(روزنامہ جنگ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ اور جماعت رسالپور کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا صدقہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صدقہ کے طور پر بیس روپے بھجوائے ہیں۔ جو مستحق غرباء میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔ یہ لجنہ خدا کے فضل سے ہمیشہ ہر کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی نے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صدقہ کے طور پر چالیس روپے کی رقم بھجوائی ہے۔ یہ رقم بھی مستحقین میں خرچ کرائی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو جماعتوں کے صدقہ کو قبول فرمائے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت کے سر پر تادیر سلامت رکھے۔

(مرزا بشیر احمد ربوہ $\frac{۱}{۵۲}$ ۲۶)

درخواست دعا۔ میرا ایک نواسہ مسمی داؤد احمد قریباً دو ہفتے ہوئے ہیں کھیلتے کھیلتے گر گیا جس کی وجہ سے اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ راولپنڈی کے سول ہسپتال میں شکستہ ہڈی کو تین دفعہ جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ مگر وہ ابھی تک ٹھیک نہیں بیٹھی۔ مزید علاج کے لئے عزیز کو لاہور میو ہسپتال میں لے جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست عرض ہے۔

فرزند علی ناظر بیت المال ربوہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کیلئے ہماری کامیاب مساعی

پبلک جلسوں۔ ملاقاتوں اور لٹریچر وغیرہ کے ذریعہ پیغام حق چھ اہم مقامات پر جلسے

تبلیغی کارروائی ہالینڈ مشن بابت ستمبر ۵۲ء

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن

۱۔ جلسہ جات:۔ ان ممالک میں عموماً موسم گرما کے ایام میں باقاعدہ پبلک جلسوں کا انعقاد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اکثر لوگ چھٹیاں مناتے ہیں۔ اور جو گھروں میں رہتے ہیں۔ وہ مہمانوں وغیرہ کے ہجوم کی وجہ سے جلسوں میں شمولیت کے لئے وقت نہیں نکال سکتے ہیگ میں اکثر گھروں کی حالت ایسی ہوتی ہے۔ جیسی کہ ہمارے ہاں جلسہ سالانہ کے ایام میں۔ جونہی موسم گرما گذرتا ہے جلسہ جات کا پروگرام شروع ہو جاتا ہے۔ جو ستمبر سے لے کر اپریل تک جاری رہتا ہے۔ ہمیں بھی اس وجہ سے موسم گرما کے ایام میں جلسوں وغیرہ کے انعقاد میں مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا ہم نے بھی ستمبر تک سوائے ہیگ کے دوسرے مقامات پر جلسوں کے انعقاد کو ملتوی رکھا۔ سردیوں کے لئے ایک خاص پروگرام بنایا گیا۔ جس کے لئے ہالینڈ کے چھ مشہور شہروں کو منتخب کر کے وہاں جلسوں کے انعقاد کے لئے پہلے سے کمرے کرایہ پر لے لئے گئے۔ چنانچہ ستمبر میں ان سب مقامات پر جلسہ جات کئے گئے۔

۱۔ اوترخت:۔ میں ایک جلسہ کیا گیا جس کی اطلاع اخبار میں اعلان دینے کے علاوہ بعض احباب کو خطوط کے ذریعہ سے بھی کی گئی۔ اس جلسہ میں مسٹر عبداللہ خان اوتک نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں اسلام کی تعلیم کی بعض خوبیوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے ضرورت اسلام کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ تقاریر کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے احباب نے نہایت دلچسپی سے اس میں حصہ لیا اور یہ سوالات وجوابات کا سلسلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعض احباب نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔ اور آئندہ بھی ہمارے جلسوں میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔

۲۔ ڈیلفٹ۔ ٹیکنیکل یونیورسٹی کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے۔ اور یہاں کافی طلباء تعلیم کے لئے آتے ہیں لہذا اس کی وجہ سے اس جگہ جلسوں کے انعقاد کو ضروری خیال کیا گیا۔ ہم نے جلسہ کی اطلاع اخبار میں اعلان اور خطوط کے ذریعہ دلچسپی رکھنے والوں کو کر دی اس جگہ پہلے محترمہ ناصرہ زمرمن نے اسلامی موضوع پر مختصر سی تقریر کی۔ جس میں ہمارے مشن کی غرض وغایت بیان کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کے قیام و ضرورت پر بھی روشنی ڈالی۔ ان کے بعد خاکسار نے نصف گھنٹہ تک اسلام بمقابلہ عیسائیت کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں وضاحت سے بتلایا گیا۔ کہ اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوا ہے۔ اس لئے اس کا ماننا عیسائیوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید اور بائیبل کا اور ان کی تعلیمات کا بھی مقابلہ کر کے دکھلایا گیا کہ انجیل کی تعلیم محض وقتی اور نسلی تھی اس کے بعد حضرت مسیحؑ کے فرمان کے مطابق ایک مکمل ضابطہ کا آنا ضروری تھا۔ جو کہ قرآن کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ تقاریر کے بعد تبادلہ خیالات کا وقت تھا۔ چنانچہ حاضرین نے ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت دلچسپی سے اس میں حصہ لیا۔

۳۔ لائیڈن۔ لائیڈن بھی اپنی یونیورسٹی کی وجہ سے بہت شہرت رکھتا ہے۔ اور اس جگہ بہت سے طلباء غیر ممالک سے بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ کو بھی پروگرام میں شامل کیا گیا۔ اسجگہ بھی واقف کاروں کو خطوط کے ذریعہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اور دوسرے دوستوں کو اخبار میں اعلان کروانے کے ذریعہ۔ اس جلسہ میں محترم مسٹر عبداللہ خان اوتک نے حضرت نبی اکرمؐ کا ذکر خیر بائیبل میں کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں استثنا اور یوحنا کی انجیل والی پیشگوئیوں کو وضاحت سے احباب کے سامنے پیش کیا۔ ان کی تقریر کے بعد خاکسار نے اسلامی تعلیم وعقائد پر نصف گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد میں احباب کو سوالات کا موقعہ دیا گیا چنانچہ اکثر نے ہماری تقریر پر سوالات کئے۔ جن کے مناسب حال جوابات دیئے گئے۔

۴۔ ایمسٹرڈم۔ ہالینڈ کا سب سے بڑا شہر اور صدر مقام ہونے کی وجہ سے نہایت ضروری شہر ہے اس لئے اسجگہ جلسوں کا انعقاد نہایت ضروری خیال کیا گیا۔ ایمسٹرڈم میں چونکہ ہم دیر سے تبلیغ کر رہے ہیں اس لئے ہمارا دائرہ تبلیغ کافی وسیع ہے۔ ان زیر تبلیغ احباب کو خطوط کے ذریعہ سے جلسہ کی اطلاع کی گئی اس جگہ مناسب خیال کیا گیا کہ بجائے تقریر کرنے کے احباب کے ساتھ تبادلہ خیالات پر ہی اکتفا کیا جائے تاکہ جو بات وہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی وضاحت کر دی جائے۔ چنانچہ یہ تبادلہ خیالات کا سلسلہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ احباب نے نہایت دلچسپی سے اس میں حصہ لیا۔ اور بہت سے سوالات دریافت کئے۔

۵۔ روٹرڈم۔ ہالینڈ کا دوسرا سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ اس لئے اسجگہ بھی جلسوں کا انعقاد ضروری خیال کیا گیا۔ احباب کو خطوط کے ذریعہ اور اخبار میں اعلان کروانے کے ذریعہ جلسہ کی اطلاع کی گئی۔ اور جلسہ مسٹر عبداللہ خان اوتک کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور مسٹر دلیون نے "مذہب" کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں مذہب کا معنی ومطلب بیان کرنے کے علاوہ اس کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ مذہب کے ارتقاء اور پھر اسلام میں اس کی تکمیل پر خوب بحث کی۔ آپ کی تقریر کے بعد احباب کو تبادلہ خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے افراد نے اس بحث میں حصہ لیا۔ مسٹر دلیون نہایت عالمانہ طور پر ان سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ بعض اوقات ایسے سوالات بھی ہوتے رہے۔ جن کا تقریر کے مضمون سے تعلق نہ تھا۔ چنانچہ ایسے سوالات کے جوابات خاکسار دیتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ کا اختتام نہایت اچھے رنگ میں ہوا۔ بہت سے نئے افراد نے دوبارہ جلسہ میں آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

۶۔ ہیگ۔ ہیگ میں ہم باقاعدہ جلسہ جات انعقاد کرتے رہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے مشن کا مرکز ہونے کی وجہ سے دائرہ تبلیغ کافی وسیع ہو چکا ہے۔ اور لوگ بہت دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں بعض اوقات اگر پبلک جلسوں کو دیر ہو جائے۔ تو زیر تبلیغ احباب دریافت کرتے رہتے ہیں کہ پھر کب جلسہ کریں گے۔ ہیگ میں بھی خطوط کے ذریعہ اور اخبار میں اعلان کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کی اطلاع کر دی گئی۔ یہ جلسہ زیر صدارت مسٹر دلیون منعقد ہوا۔ اور مسٹر عبداللہ خان اوتک نے "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر پون گھنٹہ نہایت عالمانہ رنگ میں تقریر کی۔ جسے احباب نے بہت سراہا آپ نے بتلایا کہ مذہب کی بنیاد۔ بانی مذہب کتاب اور اسکی تعلیم پر قائم ہوتی ہے۔ مگر عیسائیت میں یہ تینوں چیزیں موجود نہیں ہیں۔ حضرت مسیحؑ وہ نبی ہیں جو آج سے دو ہزار سال قبل فلسطین میں ظاہر ہوئے تھے۔ بلکہ یہ مسیح بعد میں بنائے گئے ہیں بائیبل (انجیل) محرف ومبدل ہو جانے کی وجہ سے وہ نہیں جو کسی وقت لکھی گئی تھی۔ اور عیسائیت کی تعلیم وہ نہیں جو مسیح نے دی تھی۔ بلکہ اس کی جگہ دوسری اقوام کے مشرکانہ عقائد نے لے لی ہے۔ اب ہم اپنی رہنمائی کے لئے عیسائی مذہب کو راہبر نہیں بنا سکتے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کی کتاب بھی اصلی ہے۔ رسول بھی اصلی اور تعلیم بھی اصلی۔ اس پر ہم اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھ سکتے ہیں بلا فکر و تردد۔

آپ کی تقریر کے بعد بہت سے احباب نے مزید وضاحت کے لئے سوالات کئے۔ جن کے جوابات آپ نہایت اچھی طرح دیتے رہے۔

یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ایسے احباب دیئے ہیں جو اسلام کی تعلیم کو صحیح طور پر سمجھ چکے ہیں۔ اور اب اپنے ملکی بھائیوں تک وہ پیغام نہایت جوش وہمدردی سے پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان میں سے مسٹر عبداللہ خان اوتک اور مسٹر دلیون ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں ترقی دے۔

۷۔ تبادلہ خیالات کی مجلس۔ ہم نے اسلامی بردباری کی تعلیم کا اظہار کرنے کے لئے ایک تبادلہ خیالات کی مجلس کا قیام کیا ہوا ہے۔ جس میں ہر مذہب وملت اور ہر خیال کے لوگ داخل ہو سکتے ہیں۔ ہماری اس مجلس میں اس وقت بعض آزاد خیال۔ فلاسفر۔ کیتھولک پروٹسٹنٹ اور ہماری جماعت کے افراد شامل ہیں ہر ایک کو اس میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ بعد میں ہر تقریر پر سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو کہ تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہتا ہے۔ اس مجلس کے دو اجلاس منعقد کئے گئے۔ ہر اجلاس میں احباب نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔ اس طرح ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کے علاوہ دوسروں کے خیالات پر تنقید کا اچھا موقعہ مل جاتا رہا۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ مجلس بہت کارآمد ثابت ہوگی۔

۸۔ ہفتہ وار میٹنگ۔ کچھ دیر سے ہفتہ وار میٹنگوں کی ضرورت کو خاص طور پر محسوس کیا جا رہا تھا۔ بعض غیر مسلم زیر تبلیغ افراد اسلام کے متعلق باقاعدہ اور گہری معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کر رہے تھے۔ جو کہ عام اجلاسوں میں پوری نہیں کی جا سکتی تھی۔ لہذا ہم نے احباب کے مشورہ سے ایک باقاعدہ ہفتہ وار میٹنگ کا اجراء کیا تاکہ زیادہ گہری واقفیت حاصل کرنے والوں کی خواہش کو پورا کیا جا سکے۔ فی الحال اسکے لئے بارہ لیکچر تجویز کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ستمبر میں اس قسم کے چار اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں مسٹر عبداللہ خان اوتک اور خاکسار اسلام کے متعلق تقاریر کرتے رہے۔ مولانا ابوبکر صاحب ایوب نے بھی قرآن اور بائیبل کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احباب میں اور دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ آہستہ آہستہ حاضری میں بھی ترقی ہو جائے گی۔

جماعت احمدیہ پر سراسر جھوٹے الزامات

احراریوں کے شائع کردہ ایک ٹریکٹ کا جواب

حیدرآباد سندھ کے احراریوں نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ اسے پڑھ کر ہر شخص یہ یقین کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ دلائل کے ذریعہ کرنے سے یہ لوگ عاجز ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہوں نے دجل و فریب۔ جھوٹ اور افتراؤں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس میدان میں بھی خدا تعالیٰ انہیں کامیاب ہونے نہ دے گا۔ کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔ قد خاب من افتریٰ (طٰہٰ ع ۳) یعنی مفتری ناکام ہوتا ہے۔ ٹریکٹ کا عنوان یہ ہے۔ "حجاج کی رکاوٹوں کی تمام تر ذمہ داری صرف ظفر اللہ وزیر خارجہ پر ہے"۔ دراصل اس میں چوہدری ظفر اللہ خان کی آڑ لے کر حکومت پاکستان پر الزام و بہتان لگایا۔ اور اسے بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا جواب دینا تو حکومت پاکستان کا کام ہے۔ مگر اخبار بین حضرات بھی بخوبی جانتے ہیں کہ حجاج کی یہ رکاوٹیں سعودی عرب کی ضد کا نتیجہ تھیں (دیکھیں اخبار "انجام" ۱۱ اگست) کیونکہ اس نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ جو ہوائی جہاز عازمین حج کو لے کر جدہ آئیں وہ اپنی آمدنی کا نصف حصہ سعودی عرب کی حکومت کو دیں۔ یہ مطالبہ انصاف سے قطعی بعید ہے۔ نہ صرف قابل افسوس بلکہ قابل مذمت بھی ہے۔" (انجام ۱۰ اگست) بنابریں ملک کے مفاد کے لئے حکومت پاکستان نے اس ناجائز "مطالبہ" کے خلاف سعودی عرب کی حکومت سے گفت و شنید شروع کر دی اور تا مصالحت اپنے حجاج کو روک لیا۔ یہاں تک کہ آپس کے تبادلہ خیالات سے اختلافات دور ہو گئے۔ "(انجام ۱۸ اگست) اور حجاج مکہ جانا شروع ہو گئے۔ ان حقائق سے ظاہر ہو گیا کہ حاجیوں کی رکاوٹ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا کوئی دخل نہیں تھا۔ بلکہ یہ حکومت پاکستان کا معاملہ تھا۔ چنانچہ احرار اور دیگر دشمنانِ پاکستان کے ایسے ہی الزامات کی تردید کے لئے جناب خواجہ ناظم الدین صاحب وزیراعظم پاکستان نے "یوم استقلال" کی تقریر میں یہ فرمایا کہ:-

"بیرونی قوتوں کے اشارے اور اس کے جاسوسوں کے ذریعہ سے ہمارے ملک میں بعض ایسے داخلی اور خارجی دشمن پیدا ہو گئے ہیں جو ...... حکومت کے خلاف وزیروں کے خلاف سرکاری افسروں کے خلاف ہر مقام پر سرگوشیاں کرتے ہیں۔ کبھی یہ افواہیں اڑاتے ہیں کہ وزارت میں تبدیلیاں ہونے والی ہیں کبھی فرقہ بندی کا زہر پھیلاتے ہیں۔" (انجام ۱۶ اگست ۵۲ء)

کانگرس سے تعاون کرنے والے احراری پاکستان بننے سے اس کے قیام میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالتے تھے۔ اور اب جبکہ پاکستان قائم ہو گیا ہے۔ تو یہی احراری "فرقہ بندی کا زہر" پھیلا کر پاکستان کی تنظیم و اتحاد میں رخنہ پیدا کر کے اس کی سالمیت کو تباہ کرنے میں کوشاں ہیں۔ احراریوں کا یہ ٹریکٹ ان کی عادت کے موافق سراسر کذب و افترا کا پلندہ ہے۔ جن میں سے چند جھوٹ مع جواب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوےٰ کرنے والے کتنے سچے ہیں۔؟

پہلا جھوٹ:- یہ کہ "ظفر اللہ خان مرزائی کو قادیانی امتی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے روحانی مرکز مکہ و مدینہ سے کوئی سروکار نہیں"

دوسرا جھوٹ:- یہ ہے کہ "احمدیوں کا قبلہ و کعبہ قادیان ہے"

تیسرا جھوٹ:- یہ ہے کہ "اسی وجہ سے ان کے نبی غلام احمد قادیانی نے اخیر دم تک بیت اللہ کا رخ نہیں کیا"

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح زکوٰۃ ہر ایک پر واجب نہیں، جب تک صاحب نصاب نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی کیونکہ حضور صاحب نصاب نہ تھے۔ اسی طرح حج کے لئے بموجب آیۂ وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (پ ۴ ع ۱) چند شرائط مقرر ہیں۔ مثلاً زاد راہ، راہ کا امن اور تندرستی وغیرہ۔ چونکہ بانی جماعت احمدیہ میں حج کعبہ کے لئے خود تشریف لے جانے کی شرائط متحقق نہ تھیں۔ اس لئے آپ کا "حج بدل" حضرت حاجی حافظ احمد اللہ صاحب کے ذریعہ کرایا گیا۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیماری یا کسی معذوری کے سبب خود حج کعبہ کے لئے نہ جا سکے۔ تو کسی حاجی کو بھیج کر اس کا "حج بدل" کرایا جا سکتا ہے

(ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب الحج)

چوتھا جھوٹ یہ بولا ہے۔ کہ "ان کے خلیفہ نور الدین نے بھی اسی پر عمل کیا" یعنی حج نہ کیا حالانکہ آپ نے متعدد حج کئے۔ اور کافی عرصہ تک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ (مفصل دیکھیں آپ کی خود نوشت سوانح عمری مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین ص ۸۹ تا ۱۱۴)

پانچواں جھوٹ یہ بولا ہے کہ "موجودہ خلیفہ دوم بشیر الدین محمود کو فریضہ حج بیت اللہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا تھا۔ اگر احرار کا ٹریکٹ لکھنے والا ذرہ بھر بھی دیانتدار ہوتا۔ اور وہ ٹریکٹ لکھنے سے قبل ان باتوں کی تحقیق کر لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ یہ تمام باتیں جھوٹ ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے ...... اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ سچے دل سے صوم، صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج ...... پر کاربند ہوں" (ایام الصلح)

(۲) "ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے" (کشتی نوح ص ۱۴)

(۳) بلکہ جب آریوں نے اسلامی عبادت "حج کعبہ" اور "حجر اسود" کو بوسہ دینے پر اعتراض کئے۔ تو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے ان کے جواب دے کر اس اسلامی عبادت کی حکمت تحریر فرمائی (دیکھیں چشمہ معرفت ص ۹۱/۹۲)

اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہم احمدی قادیان کو خدا کے مرسل امام مسیح موعود علیہ السلام کا مولد و مسکن اور مدفن ہونے کی وجہ سے قابل احترام اور لائق عزت جانتے ہیں۔ جیسا کہ بعض مسلمان بغداد، سرہند اور اجمیر وغیرہ کی عزت کرتے ہیں۔ مگر ہم قادیان کو مقام "حج" "قبلہ و کعبہ" ہرگز نہیں مانتے۔ اور جو یہ لکھتا ہے۔ کہ "ان کا قبلہ و کعبہ قادیان ہے"۔ وہ ہم پر افترا کرتا ہے۔ دنیا کو دھوکا دیتا ہے۔ اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہے۔

چھٹا جھوٹ:- یہ بولا گیا ہے۔ کہ حجاج کی رکاوٹوں کی تمام تر ذمہ داری صرف ظفر اللہ وزیر خارجہ پر ہے۔ ہم اس کا جواب شروع میں لکھ چکے ہیں۔ کہ اس میں حکومت پاکستان کا قصور نہ تھا۔

ساتواں جھوٹ یہ بولا ہے۔ کہ "مرزائیوں کا قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے"۔

آٹھواں فریب:- لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے لکھا ہے۔ کہ "قادیان کی زمین ارض حرم ہے" حالانکہ سب جانتے ہیں۔ کہ کسی مقام کو "ارض حرم" یا "قابل احترام" یا کسی بزرگ کو "محترم" بلکہ "قبلہ و کعبہ" کہنے سے بھی وہ حقیقی "مکہ" "مدینہ" یا "قبلہ و کعبہ" نہیں بن جاتا۔ قرآن کریم نے ملک شام کی جس زمین کو "ارض مقدس" یا "وادی مقدس" فرمایا ہے۔ کیا احراری اس کو "قبلہ و کعبہ" مان کر وہیں کا حج کرتے ہیں۔ اور کیا احراری اس ٹریکٹ لکھنے والے کو بھی جس نے اپنے نام کے ساتھ "الحاج" لکھا ہے۔ "ارض مقدس" (شام) کا حاجی مانتے ہیں۔؟

نواں فریب:- احراری نے عوام کو مغالطہ دینے کے لئے ٹریکٹ کے آخر میں بغیر مکمل حوالہ اور بغیر اصل عبارت کے یہ دو عنوان لکھے ہیں۔ "قادیان کی حاضری بمنزلہ حج" اور "مسجد حرام" اور "مسجد اقصیٰ" حالانکہ جماعت احمدیہ نہ قادیان میں جانے کو "حج" اور نہ وہاں کی کسی مسجد کو "مسجد حرام" مانتی ہے۔ بلکہ ہر سال وہ احمدی جن پر حج فرض ہو۔ خانہ کعبہ کا ہی حج کرتے ہیں۔ چنانچہ کراچی سندھ۔ کوئٹہ۔ بلوچستان۔ پنجاب۔ سرحد۔ ہندوستان۔ اور دیگر ممالک کے بے شمار احمدی بیت اللہ کے حج سے مشرف ہیں۔ غرضیکہ جماعت احمدیہ اور اس کے خلفاء کا حج کے لئے مکہ معظمہ اور زیارت کے لئے مدینہ منورہ جانا ہی احراری کذب بیانیوں اور افتراؤں کی تردید کے لئے کافی ہے۔ البتہ احمدی حجاج ریاء اور نمائش سے بچتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ "حاجی" لکھنے کے عادی نہیں۔ جیسا کہ اس احراری نے خود کو "الحاج" لکھ کر اپنی نمائش کی ہے۔

دسواں جھوٹ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"کفیٰ بالمرءِ کذباً ان یحدث بکل ما سمع" (مشکوٰۃ ص ۲۸)

لیکن ٹریکٹ لکھنے والے نے سنی سنائی باتیں اور چند حوالے ایک مخالف کی کتاب بنام "قادیانی مذہب" سے لے کر بغیر ان کی تحقیق کرنے کے شائع کر دیئے ہیں۔ جو اس احراری کے "شرعی کاذب" ہونے کا ایک بین ثبوت ہے۔ (تلک عشرۃ کاملۃ)

ناظرین! جس مختصر سے ٹریکٹ میں اس قسم کے بے شمار افترا ہوں۔ آپ اس کے لکھنے والوں کے اسلام اور ایمان کا اندازہ بخوبی فرما سکتے ہیں

(خاکسار سید احمد علی مبلغ جماعت احمدیہ

المشتہر: سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ)

تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تفسیر کبیر مولفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بک ڈپو تالیف و اشاعت صدر انجمن احمدیہ سے طلب کریں۔ تفسیر کبیر کی پہلی جلد پچاس پچاس روپے میں فروخت ہو چکی ہے۔ اور بالکل نایاب ہے۔ اسی طرح دوسری جلدیں یعنی جلد اول جزو اول مجلد اور تفسیر کبیر جلد ۴ جزو دوم مجلد جو اس وقت ساڑھے ۶-۶ روپیہ میں ملتی ہیں کچھ دیر کے بعد جب نایاب ہو جائیں گی۔ تو بڑی قیمت دینے سے بھی نہ مل سکیں گی۔ کتب اور ان کی قیمتوں کے لئے دیکھو الفضل مورخہ ۱۵ اکتوبر و ۱۶ اکتوبر ۵۲ء

(انچارج تالیف و تصنیف)

ایک تاثر

میں اپنے ڈرائنگ روم کے پُرسکون ماحول میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ باہر سے لاؤڈ سپیکر پر کسی اعلان کی آواز آئی۔ دروازہ کھولا۔ دیکھا کہ ایک ٹانگہ پر چند آوارہ مزاج نوجوان بیٹھے ہیں۔ ایک نے لاؤڈ سپیکر سے منہ لگا رکھا ہے۔ اور مجلس احرار کی ہونے والی کانفرنس کا اعلان کر رہا ہے۔ خیال تھا کہ بس اعلان کر کے تانگہ حرکت میں آ جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا ایک اور نوجوان لاؤڈ سپیکر پر آ بیٹھا۔ اور بلند آواز سے ایک نظم گانے لگا ــــ نظم کیا تھی تیر و نشتر کا ایک سلسلہ جس کا ایک ایک لفظ ایک احمدی مسلمان کے سینہ و دل کو بُری طرح زخمی کر رہا تھا شوخ گفتار گویا مجھے دیکھتے ہی اور زیادہ بے باک ہو گیا۔ اُس نے اپنی آواز کو آخری حد تک بلند کیا۔ اور اپنی باقی ماندہ دل آزار اور اشتعال انگیز نظم کو پورا کر کے آرام کا سانس لیا۔

میں حیران تھا۔ کہ یہ گالیاں اس مقدس روح کو دی جا رہی ہیں جس کے ماننے والے سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں پاکستان میں موجود ہیں۔ کیا دنیا کی کوئی حکومت اپنی رعایا کے کسی ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے روحانی پیشواؤں کی اس طرح علی الاعلان بے عزتی کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا۔ تو دنیا کا کوئی ملک بھی آرام سے نہ بیٹھ سکتا۔

دوسرے دن چند دوستوں کے اصرار پر مجھے احرار کانفرنس کے پنڈال میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس وقت مُلّا جالندھری تقریر کر رہے تھے۔ تمام اس نے نہیں لیا کہ رسالتمآب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عالی جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اسماء گرامی کی توہین ہوتی ہے۔ اس شخص کا انداز بیان کچھ ایسا تھا جیسے بازاروں میں "عامل و معمول" قسم کے لوگ مجمع بازی کرتے نظر آتے ہیں۔ دو گھنٹے کی تقریر میں اس بندۂ خدا نے کسی آیت قرآنیہ اور کسی حدیث صحیحہ پر بحث نہیں کی۔ بس ٹھیٹھ پنجابی میں بازاری قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں حد درجہ کی بد زبانی کر تا رہا۔ کیونکہ اگرچہ جھلنی ہو رہا تھا۔ لیکن مقرر کی علمی بے مائیگی اور اخلاق سے تہی دستی کا منظر دیکھ کر سچے اسلام یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان مستحکم تر ہوتا جا رہا تھا۔

اب میرے سامنے ایک مولوی تقریر نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ "علماء ھم شر من تحت ادیم السماء" کی ایک مجسم تفسیر گویا تھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ستم ظریفو! اگر ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر اس قسم کی فحش کلامی ہی کرنی ہے۔ تو اسے "تبلیغ" ایسا مقدس نام کیوں دیتے ہو۔ تبلیغی کانفرنس کی بجائے "گالی کانفرنس" کہو تو بجا ہے۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے اس قسم کی "تبلیغ" ثابت ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

ترنم یہ کہ مُلّا جالندھری۔ اور بخاری شاہ صاحب اپنی تقریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کرتے وقت بسا اوقات یہ چیز بھی بھول جاتے رہے کہ سامعین جلسہ میں اُن کی مائیں بہنیں اور بیٹیاں بھی پردے کے خاص "انتظام" میں بیٹھی ہیں۔ وہ اندھی مخالفت کے جذبات میں ایسی ایسی فحش اور لچر باتیں کہہ جاتے ہیں جسے مائیں بہنیں بیٹیاں تو کیا۔ ایک شریف آدمی بھی سننے کی تاب نہیں رکھتا۔ لیکن جس گروہ کی "شریعت" ہی ایسی ہو۔ اُس کے علماء پر کیا شکوہ۔

اس ناکام اجلاس سے لوٹ کر اس نے خاکسار سے شریف فطرت احباب کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے سُنا۔ ایک بولا "شاہ صاحب کی تقریر بڑی مزیدار ہوتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہ بزرگانہ حدود کو بُری طرح پھلانگ جاتے ہیں۔ اور ایسی ایسی فحش باتیں اور مثالیں سنا جاتے ہیں۔ جو بجائے ..... لوگوں کو بجائے قریب آنے کی بجائے بہت دور کر دیتی ہیں۔"

مولوی محمد علی جالندھری صاحب کا بھی یہی حال رہا دوسرے نے کہا کہ جو ابدیا۔ مسائل درست ہوتے ہیں۔ باتیں سچی ہوتی ہیں۔ لیکن انداز بیان تو عامیانہ کہا جا سکتا ہے اور بزرگ عارفانہ منہ چلانے یہ لوگ گندے الفاظ استعمال کرتے وقت زبان کی پاکیزگی اور سٹیج کے وقار کا کیوں خیال نہیں رکھتے۔"

یہ لوگ تو اس طرح کی باتیں کر رہے تھے اور اُدھر دور گلی کے موڑ پر ایک شخص گاتا جا رہا تھا

تماشہ دکھا کر مداری گیا

(نامہ نگار)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

(ب) **انفرادی تبلیغ**:۔ انفرادی تبلیغ دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) بعض افراد مشن ہاؤس میں تبادلہ خیالات وغیرہ کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اور بعض احباب کی دعوت پر ہم اُن کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دو قسم کی تبلیغ کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ اس ماہ قریباً پچاس افراد مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ جن کے ساتھ دو سے تین گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل ہر ہفتہ ایک طالب علم کے گھر جا کر انہیں سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ اور کچھ عربی بھی سکھاتے رہے۔ اسی طرح ایک اور دوست کے ہاں بھی ہر ہفتہ جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ بعض دیگر واقفکاروں سے بھی مل کر پیغام حق پہنچاتے رہے۔ خاکسار کو اس سلسلہ میں سات آٹھ احباب کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ یہ سلسلہ تبلیغ تعلقات کو بڑھانے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

(ج) **عربی اور اردو کی تعلیم**:۔ تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ عربی اور اردو کی ترقی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو لوگ اسلام کے متعلق گہری معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ عربی اور اردو سیکھنے کے بغیر نہیں کر سکتے۔ اس لئے بعض افراد خاص طور پر اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اگرچہ بعض ابھی تک اسلام نہیں لائے۔ اس سلسلہ میں مولانا ابوبکر صاحب فاضل کی مساعی خاص طور پر شکریہ کے قابل ہیں۔ آپ اس وقت ایک ڈچ فیملی کو عربی سکھلاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ایک اچھے تعلیم یافتہ ڈچ دوست بھی آپ سے عربی سیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مسز والٹر ڈچ مسلمہ بھی آپ سے عربی سیکھتی ہیں۔ ایک انڈونیشن فیملی بھی عربی سیکھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ دو تین احباب اُردو بھی سیکھتے رہے ہیں۔

(د) **جماعت کی تعلیم و تربیت**:۔ احباب جماعت جمعہ کی نماز میں باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ جمعہ کے خطبہ میں مختلف مسائل پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔ بہت سے احباب نماز با ترجمہ سیکھ چکے ہیں۔ دو قرآن مجید ناظرہ سیکھ رہے ہیں۔ ایک دوست مسائل احمدیت سیکھنے کے لئے خاص طور پر تشریف لاتے رہے۔ بعض غیر احمدی احباب کو پبلک جلسوں میں تقاریر کے مواقع بھی بہم پہنچائے جاتے رہے۔ جس کی وجہ سے انہیں زیادہ مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا رہا۔ اور اسلام و احمدیت کے متعلق مضبوط دلائل سے آراستہ ہونے کی طرف خاص طور پر توجہ پیدا ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں اب وہ بہت حد تک ان دلائل کو سیکھ کر لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کے قابل ہو گئے ہیں۔

متفرق:۔ **اشاعت**:۔ حسب معمول پرچہ اسلام شائع کیا گیا۔ جس کے مضامین مسٹر ولیوں نے نہایت محنت و اخلاص سے تیار کئے۔ دوستوں نے ان مضامین کو بہت پسند کیا۔ یکصد افراد کو یہ پرچہ باقاعدہ بھیجا گیا۔ بیس تیس پرچے جلسوں میں بعض دلچسپی لینے والے احباب کو دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ "الاسلام" کے قارئین کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔

خطوط:۔ خطوط وغیرہ کے ذریعہ بھی بعض لوگ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے جن کے مطالبہ کے مطابق کچھ کتب و رسالہ جات انہیں بھجوائے جاتے رہے۔

آخر میں بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ از راہ کرم ہمارے مشن کی ترقی اور ہماری مساعی میں برکت کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں باحسن طریق پر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق بخشے وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

اعلان برائے سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹ صاحبان

دفتر ہذا کے متعلق جو فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں ہوا تھا۔ اس کو ایک کارڈ پر چھپوا کر سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں۔ جس جماعت کو یہ کارڈ نہ ملا ہو۔ تحریر کر کے منگوا لے۔

نیز بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاعیں آ رہی ہیں۔ کہ ہم محاسب صاحب کو ہر ماہ وصول شدہ حصہ آمد کی تفصیل معہ نام ہر موصی و نمبر وصیت مرتب کر کے بذریعہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ آپ کے دفتر کے واسطے باقاعدہ ارسال کی جاتی ہے" مگر وہ تفصیل محاسب صاحب اپنے ریکارڈ میں رکھ کر اس کی نقل دست درتی میں دے دیتے ہیں۔ ہمارا تو مقصد یہ ہے۔ کہ وصول شدہ حصہ آمد کی ایک تفصیل معہ نام ہر موصی و نمبر وصیت محاسب صاحب اور ایک نقل براہ راست دفتر ہذا میں آنی چاہیئے۔ تاکہ محاسب صاحب کی اطلاع آنے پر غلطی کی درستی کی جا سکے۔

اس لئے

آپ براہ کرم اس کارڈ کے مضمون کو پڑھ کر اس پر عمل فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مسلم لیگی زعماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف قرارداد مسترد کر کے نہایت دانشمندی کا ثبوت دیا ہے

ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ کے خطرناک نتائج کو بروقت محسوس کر لیا

جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

ڈھاکہ کے اخبار روزنامہ "ملت" کا ایڈیٹوریل نوٹ

پچھلے دنوں ڈھاکہ میں آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ہؤا ہے۔ اس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے لئے بھی ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا گیا تھا۔ مگر مسلم لیگی زعماء نے نہایت ہی دانشمندی کے ساتھ اس ریزولیوشن کو مسترد کر دیا۔ اور یہ مسئلہ زیر بحث ہی نہیں لایا گیا۔ اس امر پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے ڈھاکہ کے روزنامہ بنگلہ اخبار "ملت" نے اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

روزنامہ "ملت" اپنے ایڈیٹوریل نوٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ پر رقمطراز ہے کہ:۔

"قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے لئے گزشتہ آل پاکستان مسلم لیگ کونسل میں ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا گیا تھا۔ لیکن موجودہ حالات میں اس معاملہ کو نہ اٹھا کر مسلم لیگی زعماء نے بہت دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ قطع نظر علماء کے فتویٰ بازیوں کے یہ امر ظاہر ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کے اندر آپس کی تفرقہ اندازی اپنی ہی حکومت کو کمزور کرنے کا باعث ہوگی۔ قادیانی یا احمدی مسلمانوں نے ملک کی آزادی کے جہاد میں خاص حصہ لیا ہے۔ اس لئے مسلمان قوم کی آئندہ تعمیری پروگرام کے سلسلہ میں اس جماعت کی قدر کم قرار نہیں دی جا سکتی۔ سوامی شردھانند جی کی "شدھی اندولن" کے مقابلہ میں اس جماعت نے "تحریک تنظیم" قائم کر کے ہندوستان کی مسلمانوں کو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

جذبات کی رو میں بیٹھ کر اگر آج جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دیدیا جائے۔ تو آئندہ شیعہ حضرات کے خلاف بھی یہی آواز اٹھائی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی وغیرہ سب فرقوں کے بارہ میں ہی اقلیت قرار دیئے جانے کا سوال اٹھ سکتا ہے لہٰذا اس کے خطرناک نتائج اور مسلمانوں کے اندرونی خلفشار کا تصور کرتے ہوئے آج مسلمانوں کے اندر آپس میں اتحاد اور اتفاق کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ موجودہ مسلم لیگی زعماء نے اس سوال کے خطرناک نتائج کو وقت پر محسوس کر لیا ہے۔

(مرسلہ: سید اعجاز احمد مولوی فاضل چٹاگانگ (مشرقی پاکستان))

جاپان کی نئی کابینہ

ٹوکیو۔ ۲۷ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے اپنی چوتھی کابینہ کی تشکیل کا کام شروع کر دیا ہے سیاسی مبصروں نے کہا ہے کہ نئی حکومت جو سان فرانسسکو میں جاپان کے معاہدہ امن پر دستخط کئے جانے کے بعد پہلی حکومت ہوگی زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گی مسٹر یوشیدا کی لبرل پارٹی کو پارلیمنٹ کے ۴۶۷ ممبروں کے ایوان میں ۹۰ ممبروں کی اکثریت حاصل ہے موجودہ پارلیمنٹ کا انتخاب یکم اکتوبر کو عمل لایا گیا تھا۔ پارٹی کی پوزیشن پرانے گروپ کے لیڈر مسٹر ہتوہایاما کے ساتھ سمجھوتہ ہو جانے کے باوجود اندرونی اختلافات کی بناء پر اس وقت کمزور نظر آ رہی ہے۔

کرنل ولسن کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۷ اکتوبر:۔ انٹرنیشنل بوائے سکاؤٹ بیورو کے ڈائرکٹر کرنل ولسن نے آج شام ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوموں کی عسکری طاقت کا انحصار سکاؤٹنگ کی تربیت پر ہے۔ کرنل ولسن نے بتایا کہ اسوقت تک دنیا میں ۴½ کروڑ لڑکے اور لڑکیاں اس تحریک کے ممبر بن چکے ہیں۔

اس سے قبل پاکستان بوائے سکاؤٹس کے جنرل سیکرٹری جے ڈی شجاع نے بتایا کہ پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کرنل ولسن کی کوششوں سے بغیر رجسٹریشن فیس ادا کئے عالمی سکاؤٹس ایسوسی ایشن کا رکن بن چکی ہے۔ کرنل ولسن نے پاکستان کے سکاؤٹوں کی سرگرمیوں پر اظہار اطمینان کیا۔

پاکستان کے وزیر محنت ڈاکٹر مالک کی تقریر

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ اسٹینڈنگ لیبر کمیٹی کے تیسرے اجلاس میں وزیر محنت ڈاکٹر مالک نے تقریر کرتے ہوئے لاہور میں کانفرنس کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ لیبر کمیٹی کے جلسے باری باری ڈھاکہ اور لاہور میں منعقد کئے جائیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دونوں بازوؤں کے مزدوروں اور مالکوں کے نمائندوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے

بہار میں مسلمانوں پر مظالم کی تردید

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ حکومت بہار نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں ان خبروں کی تردید کی گئی ہے کہ صوبہ میں بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ خبریں کراچی کے بعض اخبارات میں شائع ہوئی تھیں۔ دربھنگہ کے ایک حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ بقر عید سے چند دن قبل تعزیرات ہند کی دفعات کے ماتحت کچھ مسلمانوں کو چند دنوں کے لئے حراست میں رکھا گیا تھا۔ پریس نوٹ میں اس خبر کی بھی تردید کی گئی ہے کہ بہار شریف میں بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضلع پٹنہ میں غنڈہ ایکٹ نافذ نہیں ہے۔ حالانکہ خبروں میں بتایا گیا تھا کہ بہت سے مسلمانوں کو غنڈہ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

ہندوستان جانے والے مسلم زائرین کو بھی پاسپورٹ حاصل کرنا پڑیگا

پاسپورٹ سسٹم کے ماتحت زائرین کے سفر کا نیا طریق کار

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اطلاع عام کے لئے یہ بتایا جاتا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان پاسپورٹ سسٹم کے اجراء کے پیش نظر جو مسلم زائرین ہندوستان کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے جانا چاہتے ہوں انہیں آئندہ پاسپورٹ آفیسر راؤنس کلب لاہور سے پاسپورٹ لینا ہوگا اور ہندوستان کے سفارتی حکام متعینہ لاہور سے اس کی تصدیق کروانی ہوگی۔

اس نوعیت کے پاسپورٹ حاصل کرنے کا طریق عمل حسب ذیل ہوگا۔

(۱) جانے والی جماعت کا امیر حکومت پنجاب کو دو فہرستیں مہیا کرے گا۔ جن میں سے ایک میں منتخبہ درخواست کنندگان کے نام ہوں گے اور ان کی تعداد اتنی ہوگی جتنی کی منظوری اس خاص زیارت کے لئے ہندوستانی حکام نے دی ہوگی۔ دوسری فہرست میں کل تعداد کے پانچ فی صد اشخاص کا نام ہوگا۔ جن میں سے اس صورت میں کمی کیا جائے گا کہ پہلی فہرست کے لوگوں میں سے کوئی اتفاقاً نہ جا سکے ان دونوں فہرستوں کے ساتھ ہر شخص کی طرف سے پاسپورٹوں اور راہداری کے لئے باقاعدہ فارموں پر درخواستیں ہونی چاہئیں جنہیں مناسب طور پر پر کیا جائے اور دستخط کئے جائیں۔

ان کے ساتھ منتخبہ زائرین کی پاسپورٹ سائز کی چھ تصویریں (تین پاسپورٹوں کے لئے تین راہداری کے سلسلے میں ہندوستانی حکام کیلئے) ہونی چاہئیں۔ پاسپورٹ کی درخواست کے فارم صوبے بھر میں ڈپٹی کمشنروں کے دفتر سے یا پاسپورٹ آفیسر راؤنس کلب لاہور سے دو آنہ فی فارم کی قیمت دے کر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ راہداری کے فارم ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ پاکستان کے دفتر ۴۳ ایوتو مال لاہور سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

(۲) حکومت پنجاب جب پیش کردہ فہرست کی منظوری دے دیگی تو امیر جماعت کو اس کے بارے میں مطلع کرے گی اور وہ تین روپے کس کے حساب سے پاسپورٹ آفیسر راؤنس کلب لاہور کے پاسپورٹ فیس جمع کروا دیں گے اور پاسپورٹ دیدیں گے۔

مشرقی پاکستان کے اساتذہ کا وفد

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے اساتذہ کا وفد صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر کا دورہ کر کے آج لاہور پہنچ گیا ہے۔ وفد ۲۹ اکتوبر تک لاہور میں ٹھہرے گا۔

وفد کے لیڈر مسٹر تفضل حسین نے صوبہ سرحد کی حکومت اور عوام کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔

نئے جیٹ طیارے بنانے کے تجربات

نیویارک ۲۸ اکتوبر۔ امریکہ کے ایک ہوابازی کے جریدہ ایسوسی ایشن ڈیلی میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ایسے جیٹ طیارے بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جنمیں ۲۵۰ مسافر سفر کر سکیں گے۔

اخبار مذکور کی خبر ہے کہ برطانیہ میں نئے انجن بنائے جا رہے ہیں جو دنیا کے تمام انجنوں سے زیادہ طاقتور ہیں اور ان کے ذریعے ایک نئے اصول پر عمل کیا جا رہا ہے۔